

ٹیومر کے مریض کے لیے نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرے بھائی کو کینسر کی تکلیف ہے، ان کے دماغ میں ٹیومر تھا، تو اس کا تقریباً پانچ مہینے پہلے آپریشن کروایا تھا، تو اب اس کے لیے نماز کا کیا حکم ہے؟ ابھی وہ زیادہ تر بیٹھتا بھی نہیں ہے، بلکہ زیادہ تر سوتا رہتا ہے، کبھی تھوڑا سا بیٹھتا ہے، زیادہ بات بھی نہیں کرتا ہے، سر میں درد ہوتا ہے، اور وہ پانی کو تو ایسے سمجھو ہاتھ بھی نہیں لگاتا ہے، بس کبھی واش روم میں جاتا ہے، وضو کرتا ہے بس۔ اور اس کی لیفٹ سائیڈ کمزور ہے، تابان ہو گئی ہے، مطلب تھوڑی تھوڑی کام کرتی ہے، اس کو آسرا دے کروا واش روم لے جانا پڑتا ہے۔

جواب

نماز ایک اہم ترین فرض ہے، اور جب تک انسان ہوش میں ہو، اور کم از کم سر کے اشارے سے نماز ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اس پر نماز فرض رہتی ہے۔ آپ کے بھائی چونکہ بیماری کی وجہ سے کمزور ہیں اور نماز پڑھنے میں دشواری ہے تو ان کے لیے نماز کے درج ذیل احکام ہیں:

• اگر یہ خود یا کسی (دیوار، لکڑی یا خادم کے) سہارے کے ذریعے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی استطاعت رکھتے ہیں، تو جتنی دیر قیام کر سکتے ہیں، اتنی دیر ان پر کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا لازم ہے، یہاں تک کہ اگر صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہہ سکتے ہیں، تو فقط تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے، اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ حقیقی سجدہ کرنے پر قدرت ہو، اور اگر حقیقی سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو، تو پھر قیام معاف ہو جاتا ہے۔

• اور اگر کھڑے نہیں ہو سکتے، کہ ناقابل برداشت تکلیف ہوگی، یا مرض بڑھ جائے گا، یا دیر میں اچھا ہوگا، لیکن خود، یا کسی سہارے کے ذریعے (ٹیک لگا کر) بیٹھ سکتے ہیں، تو ان پر لازم ہے کہ وہ اسی طرح بیٹھ کر نماز ادا کریں، اور اس صورت میں رکوع و سجدہ بیٹھ کر ادا کر سکتے ہیں، تو ادا کریں، اور اگر اتنی طاقت نہیں تو ان کے لیے سر سے اشارہ کریں، اور سجدے کے اشارے میں رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکیں۔

• اور اگر ان کے لیے سہارے کے ساتھ بیٹھنا بھی ممکن نہ ہو، یا ناقابل برداشت تکلیف دہ ہو، یا مرض بڑھ جانے، یا دیر سے اچھا ہونے کا اندیشہ ہو، تو انہیں پیٹھ کے بل اس طرح لٹا دیا جائے کہ ان کے سر کے نیچے تکیہ رکھ دیں تاکہ ان کا چہرہ قبلہ رخ ہو جائے۔ ان کی ٹانگیں قبلے کی طرف ہوں گی، اس میں اگر ممکن ہو تو وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیں (گھٹنے کھڑے کر لیں) تاکہ قبلے کی طرف پاؤں نہ پھیلیں۔ اس حالت میں وہ سر کے اشارے کے ذریعے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کریں۔

• اگر وہ چاہیں تو سیدھی یا الٹی کروٹ لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے بھی اشارے سے نماز ادا کر سکتے ہیں، لیکن پیٹھ کے بل لیٹ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے، اور کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت میں دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

• اور اگر بالفرض سر کے اشارے سے بھی نماز کی طاقت نہ رکھتے ہوں، یا کبھی ایسی کنڈیشن بن جائے کہ سر کے اشارے سے بھی نماز کی طاقت نہ رہے، تو اب جب تک یہ کنڈیشن رہے، اس وقت تک نماز کی ادائیگی کا ان کو حکم نہیں ہے۔

اللباب فی شرح التکاب میں ہے " (إذ اتعذر علی المريض القيام) کله بأن لا يمكنه أصلاً بحيث لو قام لسقط، وهذا التعذر حقيقي، ومثله في الحكم التعذر الحكمي المعبر عنه بالتعسر بوجود ألم شديد؛ فإنه بمنزلة التعذر الحقيقي؛ دفعا للخرج، أما إذا الحقه نوع مشقة لم يجز له ترك القيام كما في الخانية والفتح. قيدنا بكل القيام لأنه إذا قدر على بعضه لزمه القيام بقدره، حتى لو كان إنما يقدر على قدر التحريم لزمه أن يحرم قائماتم يقعد كما في الفتح، وكذا لو قدر على القيام متكأ أو معتمداً على عصا أو حائط لا يجزئه إلا كذلك كما في المجتبى (صلى قاعداً) كيف تيسر له (يركع ويسجد) إن استطاع (فإن لم يستطع الركوع والسجود) أو السجود فقط (أو ما إيماء برأسه) لأنه وسع مثله (وجعل السجود): أي إيماءه إليه (أخض من) إيماء (الركوع) فرق بينهما، ولا يلزمه أن يبالغ بالإنحناء أقصى ما يمكنه، بل يكفيه أدنى الإنحناء فيهما، بعد تحقق إنخفاض السجود عن الركوع، وإلا - بأن كانا سواء - لا يصح كما في الإمداد، وحقيقة الإيماء: طأطأة الرأس كما في البحر (ولا يرفع إلى وجهه شيئاً يسجد عليه) لنهي صلى الله عليه وسلم عن ذلك، كذا في المحيط، وهذا يؤذن بأن الكراهة تحريرية. نهر، فإن فعل وهو يخفض عن الركوع أجزاءه لوجود الإيماء، وكره، وإلا فلا. (فإن لم يستطع القعود استلقى على ظهره وجعل رجليه إلى القبلة) ونصب ركبتيه استحباباً، إن قدر، تحامياً عن مدرجليه إلى القبلة (وأوماً) برأسه (بالركوع والسجود، فإن استقى): أي اضطجع (على جنبه) الأيمن أو الأيسر (ووجهه إلى القبلة وأوماً) برأسه (جاز) ولكن الاستلقاء أولى من الاضطجاع، وعلى الشق الأيمن أولى من الأيسر (فإن لم يستطع الإيماء برأسه أخر الصلاة، ولا يؤمى بعينيه ولا بقلبه ولا بحاجبيه) --- (فإن قدر على القيام ولم يقدر على الركوع والسجود لم يلزمه القيام) "ترجمہ: اگر مریض مکمل طور پر کھڑے ہونے سے عاجز ہو، اس طرح کہ کھڑا ہونے کی صورت میں گر پڑنے کا اندیشہ ہو، تو یہ حقیقی عذر ہے۔ اسی کے حکم میں وہ حکمی عذر بھی داخل ہے جسے فقہاء "تعسر" سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی کھڑے ہونے سے شدید درد لاحق ہوتا ہو؛ کیونکہ مشقت شدیدہ کو بھی حرج کے دفعیہ کے پیش نظر حقیقی عذر کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔ البتہ اگر صرف معمولی مشقت ہو تو اس کی بنا پر قیام ترک کرنا جائز نہیں، جیسا کہ "خانہ" اور "فتح القدر" میں مذکور ہے۔ ہم نے "پورے قیام" کی قید اس لیے لگائی ہے کہ اگر مریض کچھ مقدار میں کھڑے ہونے پر قادر ہو تو جتنی مقدار ممکن ہو، اتنا قیام اس پر لازم ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر صرف تکبیر تحریمہ کے بقدر کھڑا ہو سکتا ہو تو لازم ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، پھر بیٹھ جائے، جیسا کہ "فتح القدر" میں ہے۔ اسی طرح اگر کسی سہارے، مثلاً لٹھی یا دیوار کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہو تو اسی طرح کھڑا ہونا ضروری ہوگا، ورنہ نماز درست نہ ہوگی، جیسا کہ "مجتبى" میں مذکور ہے۔ پھر اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہو تو پیٹھ کر نماز ادا کرے، جس طرح بھی بیٹھنا اس کے لیے آسان ہو، اور اگر رکوع و سجد پر قدرت رکھتا ہو تو انہیں ادا کرے۔ لیکن اگر رکوع و سجد دونوں، یا صرف سجدہ، ادا کرنے سے عاجز ہو تو سر کے اشارے سے نماز پڑھے؛ کیونکہ اس کی وسعت اسی قدر ہے۔ اور سجدے کے اشارے کو رکوع کے اشارے سے زیادہ پست رکھے تاکہ دونوں میں فرق ظاہر ہو۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ اشارے میں انتہائی

درجے تک جھکے، بلکہ معمولی سا جھکاؤ کافی ہے، بشرطیکہ سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نمایاں ہو۔ اگر دونوں اشارے برابر ہوں تو نماز صحیح نہ ہوگی، جیسا کہ "امداد" میں مذکور ہے۔ اشارے کی حقیقت سر کو جھکانا ہے، جیسا کہ "بحر الرائق" میں ہے۔ اور سجدہ کرنے کے لیے اپنے چہرے کی طرف کوئی چیز بلند نہ کرے کہ اس پر سجدہ کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ "محیط" میں اسی طرح مذکور ہے، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کراہت، کراہت تحریمی ہے۔ البتہ اگر کسی چیز پر سجدہ کیا اور سجدے کا اشارہ رکوع سے پست رہا تو نماز ادا ہو جائے گی، کیونکہ اصل اشارہ پایا گیا، مگر یہ عمل مکروہ ہوگا، اور اگر سجدے اور رکوع کے اشارے میں فرق نہ رہا تو نماز درست نہ ہوگی۔ پھر اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو چت لیٹ کر نماز پڑھے، اس طرح کہ پاؤں قبلہ رخ ہوں، اور سر کے اشارے سے رکوع و سجدہ کرے۔ مستحب یہ ہے کہ گھٹنے کھڑے رکھے، اگر اس کی قدرت ہو، تاکہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے سے حتی الامکان اجتناب رہے۔ اور اگر پہلو کے بل لیٹ جائے، خواہ دائیں پہلو پر یا بائیں پہلو پر، اور چہرہ قبلہ رخ ہو، پھر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے تو بھی جائز ہے۔ البتہ چت لیٹ کر نماز پڑھنا پہلو کے بل پڑھنے سے افضل ہے، اور دائیں پہلو پر لیٹنا بائیں پہلو پر لیٹنے سے بہتر ہے۔ اور اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ رہے تو نماز مونخر کرے، آنکھوں، دل یا بھنوں کے اشارے سے نماز ادا نہ کرے۔ اسی طرح اگر قیام پر قدرت ہو لیکن رکوع و سجدہ پر قدرت نہ ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں۔

(اللباب فی شرح الکتاب، ج 1، ص 105، 106، مطبوعہ: کراچی)

بہار شریعت میں ہے "اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 511، مکتبۃ المدینہ)

بہار شریعت میں ہے "جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آنے لگا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز پڑھے۔ اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ سٹھادے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکبیر یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 720، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-5135

تاریخ اجراء: 27 ذوالحجہ الحرام 1446ھ / 24 جون 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net